

عصر حاضر میں اسلام / امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور اسلام  
کی روشنی میں ان کا حل

Start with the introduction of the  
answer

موجودہ دور میں امت مسلمہ 57 ممالک پر مشتمل ہے تمام بڑے  
زمینی ذخائر جیسے کہ تیل، گیس، معدنیات سے مالا مال ہے۔ اس  
کے باوجود مسلم امر، ذلورستی اور ظلم و ستم کا شکار ہے۔ جن کی وجوہات  
درج ذیل ہیں۔

← معاشرتی و سماجی مسائل  
اور سماجی مسائل بھی شامل ہیں جو دین سے دوری کے باعث ہیں

۱- سماجی برائیوں امت مسلمہ مسلسل قتل و غارت، چوری اور  
دشمن گردی جیسے مسائل سے نبرد آزما ہے جو معاشرتی سلوں  
اور ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں

۵. قتل و غارتگری  
لوگوں کا ناحق قتل، بتابی، ڈاکے دن بدن  
بڑھتے جا رہے ہیں جو جانی و مالی نقصان کا باعث بنتے ہیں۔  
اللہ تعالیٰ نے زمین میں عناد پھیلانے والوں کے متعلق فرمایا ہے

اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا (القصاص: 77)

Try to add the Arabic of quranic  
ayats

۶. چوری  
چوری اور ڈکیتی جیسے گناہ بھی معاشرے میں اپنی جڑیں  
پھیلا چکے ہیں۔ نہ کسی کا مال محفوظ ہے نہ ہی جان۔ دن کی  
روشنی میں لوگوں کو ان کے اموال سے دستبردار کر دیا جاتا ہے  
جبلہ اسلام میں چوری کی سزا بڑی سخت ہے

سورۃ المائدہ 33 میں حکم ہے  
والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما  
چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے  
ہاتھ کاٹ دو۔

Do not use one word headings.

They should be elaborate and self explanatory

۱۷ دشت گردی

دشت گردی کی تعداد میں اضافہ ہو رہی ہے اور اسے تباہ کن قرار دیتے ہیں اور بے گناہ مرد، عورت، بچے اور بچے ان کی اس مہم میں ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

سورۃ المائدہ کی آیت 32 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

جس نے کسی جان کو قتل ناحق کیا یا زمین میں فساد لپرایا تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا اور جس نے کبھی ایک کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت بچایا۔

گویا ثابت ہوتا ہے کہ اپنے پوشیدہ مقصد کی آڑ میں لوگوں کو مارنا گناہ کبیرہ ہے۔

۱۸ عورتوں پہ تشدد

راج سہاجی برائیوں میں سے ایک برائی عورتوں کے حقوق پورا نہ کرنا بھی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عورتیں ظلم و زیادتی کا شکار تھیں، انہیں ایک حقیر مخلوق سمجھا جاتا اور پیدا ہوتے ہی دفن دیا جاتا۔ لیکن اسلام نے ان روایات کا خاتمہ کر کے عورتوں کو زندہ رہنے، جاہلداد اور حق میں کے سادہ سادہ تعلیم کا حق بھی دیا۔ علم عوامی دور میں زمانہ جاہلیت کی رسموں اور فروع پر ہے۔ عورتیں تعلیم کے حق سے محروم ہیں جنہیں صرف گھر سنبھالنے کے قابل سمجھا جاتا ہے۔

حضرت اکرمؐ نے فرمایا: علم حاصل کرنا مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے۔

عورتوں کو جائیداد میں حصہ دار ٹھہرایا گیا اور ان کا میرا ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔



## ط) سستی و کاہلی:

بے روزگاری کی دوسری بڑی وجہ سستی اور کاہلی ہے۔ لوگ اس قدر آرام پر تیار ہو گئے ہیں کہ چاہتے ہیں محنت کے بغیر روزگار مل جائے اسی سستی اور خفوت کا شکار ہیں۔ جب کہ اسلام میں محنت کرنے کو ہمارے دین کا حکم ہے اسلام نے اپنے ہر آدمی سے کمانے کو سب سے بہترین کھانا قرار دیا ہے۔

## iii) فرقہ واریت کا فروغ

دور حاضری میں مسلمان فرقہ واریت کا شکار ہیں اور اپنے فرقے کو دوسرے سے بہتر گردانتے ہیں اسی فرقے کا شکار ہونے کے روز ایک دوسرے سے کھتم لگتا ہوتا ہے اور ایک دوسرے یہ کفر کے الزام لگا کر لکھتے ہیں۔ یہ فرقہ واریت مسلمانوں کو بیرونی مسائل پر غور و فکر کرنے سے بچانے اور بیرونی معاملات میں ایسی مہینسا کے رکھتی ہے جتنی جہاد کے فرقہ واریت ختم کرنے کے بجائے فروغ دیتے ہیں۔

واعتصموا بحبل اللہ جميعاً ولا تفرقوا (آل عمران: 103)  
اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو

## iv) علاقائی برتری کا زحمان

مسلم امت علاقائی برتری کے تنازعے میں بھی مبتلا ہے۔ بالخصوص پاکستان میں یہ زحمان زیادہ ہے۔ اسی بناء پر بلوچ اور پنجابی تھکرتے ہیں جبکہ اسلام میں کوئی بھی شخص علاقے، نسل اور زبان کی بناء پر برتر نہیں۔ برتری کا ترازو صرف تقویٰ ہے۔  
سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

خلقکم من نفس واحدا

اور ہم نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔

گویا سب آدم کی اولاد ہیں چاہے وہ سعودی عرب  
کے عرب ہوں یا ایران کے لوگ سب لبر ہیں۔

## ۷. اشتیاق پسندی کا فروغ

عذبی اور سیاسی جماعتیں اپنے مقاصد  
کے حصول کیلئے فرقہ واریت کو فروغ دیتی ہیں جو اشتیاق پسندی  
کا جذبہ پیدا کرتا ہے اشتیاق پسندی کو **غلو** کہا جاتا ہے اور  
اسلام اسے ناپسند کرتا ہے۔ یہ انسان سے دلنزد اور مہربانداشت  
جسی خوبیوں کا خاتمہ کرتی ہے اور نفرت کو فروغ دیتی  
ہے بلکہ یہ بین القوامی دنیا میں اسلام کی پہچان اسی جذبے  
سے کرتی ہے تو اسلام کے سائق سرفہ مسلمانوں کی ساخت کو  
جی نقصان کا باعث ہے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا،

تم اپنے دین میں سختی سے بچنا کیونکہ تم سے  
قبل امتیں دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک  
ہو گئیں۔

## ۷.۱. معیارِ تعلیم کی پستی

امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے ایک گدہ  
معیارِ تعلیم نہ ہونا ہے۔ اسی کمی کو پورا کرنے کیلئے مسلمانوں کو  
مغربی ممالک میں جا کر سائنسی و ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل  
کرنا پڑتی ہے جب کہ ایک زمانے میں مسلمان تعلیمی میدان  
میں مغرب سے آگے تھے۔

## بقول رابرٹ ایف ایف:

موجودہ سائنسی تہذیب میں اگر مسلمانوں  
کا تجربہ شامل نہ ہوتا تو اس تہذیب کی ترقی جلد معیار  
تک نہ پہنچ سکتی۔

مزید یہ کہ جدید علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیمات سے دوری اور مذہب پر بہتر اجماع و اجتہاد کا بھی مسئلہ ہے جو امت مسلمہ کے مسائل میں اضافے کا سبب ہے۔

← اخلاقی مسائل  
امت مسلمہ اخلاقی مسائل سے بھی دوچار ہے۔ مغرب کی اندھی تقلید معاشرے میں لگاؤ کا باعث بنتی جا رہی ہے۔

i. **جھوٹ**  
جھوٹ بولنے والے کو کاذب کہتے ہیں اور یہ گناہ ہے لیکن موجودہ دور میں مفاد پرستی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ جھوٹ زندگی کا حصہ بن گیا ہے خواہ ذاتی معاملات ہوں یا کاروباری جھوٹ کی آمیزش لازم بنی ہو گئی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے،

**لعنت اللہ علی الكذبین**  
جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے

ii. **الرجس**  
امت مسلمہ مال و دولت کی حرص کا شکار ہے اور مال جمع کرنے کیلئے جھوٹ جیسی اخلاقی برائی کو بھی جائز سمجھتی ہے۔

سورۃ التغابن میں ارشاد ہے۔

**انما أموالکم و اولادکم فتنہ**  
ہے شک تمہارا مال اور اولاد آزمائش ہیں۔

دولت کو ذخیرہ کرنے اور لوگوں پر شرح لہ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا ہے۔

### iii جنسی بے راہروی

اسلامی معاشرہ مغرب کی اندھی تقلید کے باعث جنسی بے راہروی کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ عورتوں نے فیشن کے نام پر نازیبا لباس پہننا شروع کر دیا ہے اور پردے سے بے بہرہ ہو گئی ہیں جبکہ ماحول میں فحاشی کا بتدریج اہتمام ہوتا جا رہا ہے۔ معاشرے میں عزت اور حیض کے عام ہونے سے نکاح مشکل اور زنا و زنا باجبر عام ہوتا جا رہا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا:  
~~نکاح نگاہ کو نبھا کر دیتا ہے اور  
شرنگاہ کی حفاظت کرتا ہے~~

امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں

جس قوم میں زنا اور سود کی کثرت ہو  
جاتی ہے اس پر اللہ کا عذاب جائز  
ہو جاتا ہے

یسی وجہ ہے کہ امت مسلمہ مسائل سے دوچار ہے۔

### iv. علل و انصاف کا فقدان

امت مسلمہ اخلاقی مسائل میں علل و انصاف کی کمی سے بھی دوچار ہے۔ امیر و غریب کے درمیان انصاف نہیں ہے۔ مالدار طبقے سے پوچھو جو نہیں کی جاتی جبکہ غریب لمبے انصاف کے چکر میں کھستا ہے۔ عدل کے نظام کی کمی کے باعث معاشرہ برائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

~~اعلوا ہوا قرب للفقوی~~  
عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب ہے

۷. برداشت کی کمی مزید ہی انتہا پسندی، سماجی انتشار اور غربت و افلاس کا نتیجہ برداشت کی کمی کی صورت میں سامنے ہے۔ صبر و برداشت کی تلقین اسلام کرتا ہے اور غصہ اور انتہا پسندی کو حرام قرار دیتا ہے۔

سورۃ لقمان کی آیت ۱۶ میں ارشاد ہے

## واصبر علی ماصابک

اور اپنے اوپر آنے والی پریشانیوں پہ صبر کرو

## ← سیاسی مسائل

امت مسلمہ کو درپیش سیاسی مسائل دراصل یگانگت کی کمی مغربی دباؤ کے باعث ہے۔

## ۱. مسلم ممالک کا آپسی انتشار

مسلم ممالک سیاسی و سماجی مسائل میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے بجائے ایک دوسرے سے بے زار ہیں۔ ذخائر اور وسائل سے ممالک مسلم ممالک دراصل مغرب کے زیر تسلط ہیں جو مسلم ممالک کے اتحاد کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم امریکہ، فلسطین کے حق میں، خلعوش ہے اور مغرب کے ساتھ ہے اگر مسلم ممالک اپنے سیاسی اور اقتصادی معاملات میں ہم آہنگ رہیں تو مغربی تسلط کا خاتمہ کر کے واپس ایک عظیم امت کے طور پر بحال ہو سکتی ہے مگر یہ سب اتحاد پہ آمبنی ہے۔

سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں ارشاد ہے



بے شک ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں  
تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلہ کرو اور اللہ سے  
ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

## ii. مغربی طرز حکومت

اسلامی ریاستوں میں مغربی انداز سیاست راج  
ہے جو کہ زوال کا باعث ہے۔ اسلام ریاست خلال، معاملی مالی  
معاملات حل کرنے اور بین الاقوامی تجارت کے بہترین اصول  
فراہم کرتا ہے جس پر عمل کرنے مسلمان ترقی یافتہ ہو سکتے  
ہیں جبکہ ان ضوابط سے دوری انہیں قرضوں اور غیر ملکوں  
کے زیر تسلط کرتا ہے اور ان کے ذاتی شخص کو پامال کرتا ہے۔

ایک انگریز عالم کے مطابق (ایچ جی ہولینز)

اسلام دنیا کا سب سے اچھا سیاسی اور مثالی  
نظام تھا اور اسی وجہ سے اس کو غلبہ حاصل  
ہوا۔

## معاشی مسائل

باقی تمام مسائل کی طرح معاشی مسئلہ  
بھی اسلام سے دوری کے باعث درپیش ہے۔

## i۔ سودیہ مبنی نظام

امت مسلمہ کے معاشی نظام میں سود  
کی آمیزش کے باعث مسائل درپیش ہیں۔ بینک قرضے سود  
کی بنا پر دیتے ہیں اسی طرح سیاسی قرضوں میں بھی سود کی  
شق شامل ہے۔ جبکہ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔

سورۃ آل عمران میں ہے  
اے ایمان والو! سود کو دُکھ جاننا کہ نہ کھاؤ

سود معاشرے کو لبرٹیوں اور بحران کی طرف دھکیلتا ہے۔ سود سے دولت کی گردش رک جاتی ہے۔ غریب قرضوں کا شکار ہو جاتا ہے اور امیر مال جو معاشرے کے توازن کو خراب کرتا ہے۔ اور کوئی بھی معاشرہ توازن کے بغیر قائم نہیں رہتا۔

## ii- زکوٰۃ دینے سے انکار

اسلام معاشرتی توازن برقرار رکھنے اور کمزوروں کی مدد کیلئے زکوٰۃ دینے کا حکم دیتا ہے تاکہ دولت بھی پاک ہو جائے اور غریب کی امداد بھی ہو جائے۔ لیکن موجودہ دور میں مسلم صاحب استطاعت دولت جمع کرنا پسند کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جو غنیمت و افلاس، قتل و عنارت گری اور اخلاقی پسماندگی کا موجب ہے۔

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی وعید سناؤ

(التوبہ: 34)

## iii- معزبی قرضہ

معاشی مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ بیرونی قرضہ ہے اس کی سب سے بڑی وجہ تجارت کا طریقہ کار ہے۔ مسلم مالک تجارت ڈالر میں کرتے ہیں جس میں اصنافہ اقرض کی رقم بطور ہاتھ آتی ہے اس کے علاوہ کم قیمت میں اشیاء فروخت کر کے دینی قیمت میں کسی دوسرے ملک سے خریدنا معاشی بحران کا باعث ہے۔



حضرت اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ

”جو شخص اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو وہ اور میں قیامت میں ایسے ساتھ ہوں گے جیسے شہادت کی انقلی اور درمیانی انقلی“

## مالی مسائل کا حل

عزیت اور سود سے درپیش مسائل کا حل اسلامی مالی نظام کے نفاذ میں ہے جس میں سود حرام ہے اور زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ حکومت وقت کو چاہئے کہ زبردستی زکوٰۃ جمع کریں جیسا کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ معاشرے میں ضرورت مندوں کی تعداد ختم ہو گئی۔ اسلام نے مال جمع کرنے والوں کو عذاب بھی وعید سنائی ہے۔

اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔  
(البقرة: 275)

Discuss each of these by giving subheadings

## اخلاقی مسائل کا حل

اسلام اخلاقی پیمانہ دہی کو ناپسند کرتا ہے۔ لہذا معاشرے سے اس کے خاتمے کیلئے اسلام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

واقموا الصلوة والوا الزکوٰۃ واركعوا مع الرکعین  
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نماز میں پابندی بہت سے مسائل کو ختم

کرتی ہے نماز امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی طرف لے جاتی ہے نماز میں خشوع و خضوع لازمی ہے جس سے افراد روحانی اور جسمانی پاکیزگی کے لہذا نماز تجھوت، فریب، چوری چکاری، زنا، نشہ اور دیگر برائیوں سے روکتی ہے اور روح کو پاکیزہ کرتی ہے۔

نماز استقامت پسندی اور غرور و تکبر کا بھی علاج کرتی ہے یہ علم ہو جانا کہ انسان ایک ادنیٰ معلوم مخلوق ہے اور اس سے کئی گنا بڑھ کے ایک اور سستی ہے جو پورے ماحول کا نظام سنبھالتی ہے غرور و تکبر کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

اور دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے۔

فرقہ واریت کا خاتمہ

اسلامی تعلیمات فرقہ واریت کو ختم کرتی ہیں اور برابر ہی کا درس دیتی ہیں۔ لہذا کسی کی اندھی پیروی کرنے کے بجائے اسلام کے بتائے راستے پہ چل کرنا نقصان سے بچاتا ہے۔

قرآن پاک میں حکم ہے،

اے مومنو! اگر کوئی فاسق شخص تمہارے پاس کوٹی خبر لے کے آئے تو پہلے اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ (الحجرات: ۱۲)

اسلامی نظام عدل

سبق لڑھ بھر صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا لیا جائے گا۔ سچی سے کام دینا کی امامت کا۔ اسلام عدالتی نظام کا نفاذ، اور مہم لوگوں کو قانون کی روشنی میں برابر سنبھالنے عدالتی رجاؤں کو

The answer is lengthy and will affect your time management. So shorten it a bit

سنوارے گا۔ اسلام ہمیں بہترین نظام فراہم کرتا ہے جس کا قانون  
سے مسلمان اور کافر سب برابر ہیں اور کوئی بھی  
بالا تر نہیں۔

خلیفہ اول کے دور میں خانہ کعبہ کے قریب عدالت  
دگتی جس میں خلیفہ وقت موجود ہوتے اور جھوٹے سے جھوٹے  
اور لڑنے سے بڑے مسئلے کو سنتے اور حل پیش کرتے۔

اسی طرح خلفاء اسلام نے سیاسی غلطیوں کو بہترین لباس  
پہنتے، سواری رکھنے اور داروغہ رکھنے سے منع فرمایا کہ کسی  
بھی شخص کو ان تک رسائی مشکل نہ ہو۔

## سیاسی مسائل کا حل

اسلام میں بہترین سربراہ کی نشاندہی یوں کی گئی ہے۔

اگر ہم زمین پر اقتدار غنیمت تو وہ نیاز قائم کرے  
زکوٰۃ دینے، عہدہ کا حکم دینے اور امنگ سے  
منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام اللہ کیلئے ہے۔

(الحج: ۴۱)

بہترین سربراہ وہ ہے جو ذاتی مفاد پر قوم کے مفاد کو ترجیح  
دے اور کسی بھی دنیاوی میں نہ لگے۔ اسلام کو ٹھونہ سمجھنے  
ہوئے سیاست کرنے اور قوم کی بہتری کیلئے کوشاں رہے۔

پس یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک  
مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی کرتا  
ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے اس کی تعلیمات پہ عمل  
کا صحابی اور ان سے دوری کا کامی ہے۔ زندگی کے ہر پہلو میں  
اسلام کا نفاذ ہی امت مسلمہ کو ایک سلسلہ سلنا

End the answer with conclusion